عُلومِ قرآن

ڈاکٹر سید عبدالوہاب طالقانی

مترجم حسین نواز

علوم قرآن سے کیا مراد ہے؟

علوم قرآن کو دوحصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

اولاً: وہ علوم جو قرآن سے ماخوذ ہیں اور جنہیں آیاتِ قرآن میں تحقیق اور جستجو سے حاصل کیا جاتا ہے انہیں ''علوم فی القرآن'' کہتے ہیں۔

ثانیاً: وہ علوم جنہیں فہم القرآن کے لئے مقدمہ کے طور پر سیکھا جاتا ہے انہیں علوم لِلقُرآن کہتے ہیں۔

علوم فی القرآن

قاضی ابوبکر بن عربی (۱) نے ''قانون التاویل'' میں قرآن سے ماخوذ علوم کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے

۱۔توحید

۲۔تذکیر

۳۔احکام

اس کتاب میں مخلوقات سے آگاہی، اسماء و صفات خالق سے آشنائی کو ''علم توحید'' قرار دیا گیا ہے۔ بہشت کا وعدہ اور دوزخ کی وعید کو'' علم تزکیر'' اور تمام مباح امور، یعنی شرعی احکام اور اُن کے نفع ونقصانات کے بیان کو ''علم احکام'' محسوب کیا گیا ہے۔ کتاب میں علم توحید کے لئے اس آیت " وَاِلٰهُكم اِلٰهٌ واحد'' کو بطور مثال پیش کیا گیا ہے (۱) اس میں توحیدِ ذات افعال اور صفات پوشیدہ ہیں۔ علم تذکیر کے لئے " وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكرىٰ تنفع المومنين" کی مثال دی گئی ہے اور تیسرے علم لئے "وَاَنِ احْكُمْ بينهم" کو شاہد کے طور پر لایا گیا ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ فاتحۃ الکتاب کو اسی لئے ''امّ الکتاب'' کہا جاتا ہے کہ اس میں تینوں اقسام توحید، تذکیر، اور احکام کا ذکر موجود ہے۔

مثلاً سورہ کی ابتدا سے لے کر یوم الدین تک توحید ہے" اِيّاكَ نَعبدُ وَاياكَ نَسْتَعِين" عبودیت اور

احکام میں اطاعت سے متعلق ہے۔

اِهدِنَاالصِّراطَ المُستَقِيمِ سے لیکر آخر تک میں تذکیر کا بیان ہے۔

ابُو الْحَكَمْ اِبْنِ برّجان (۲) اپنی تالیف ''ارشاد'' میں تحریر کرتے ہیں: سارا قرآن تین علوم پر مشتمل ہے: ... اللہ اور اسکی صفات کا علم، نبوت اور اس کے استدلال و براھین کا علم، علم تکلیف (شرعی احکامات)

محمد بن جریر طبری کہتے ہیں:

قرآن تین علوم پر مشتمل ہے۔ توحید، اخبار اور دیانات، اسی لئے پیغمبر خداؐ نے فرمایا ہے کہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' قرآن کے برابر ہے چونکہ یہ سورت سراسر توحید ہے۔

عُلوم القُرآن

کلی طور پر وہ علوم جو آیات کے فہم و ادراک اور کلام خدا کے معانی کو سمجھنے کے لئے، قرآن سے پہلے مقدمۃً سیکھے جاتے ہیں اُنہیں علوم قرآن کہتے ہیں۔ اس تحریر میں ہمارا مقصود یہی علوم اور منابع ہیں کیونکہ قرآن پیغمبر اسلامؐ کا ایک ابدی معجزہ ہے۔ جو درج ذیل موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اخبار، قصص، حکم، موعظہ، وعدہ، وعید، امر، نہی، تنذیر، تہذیب قلوب، تسکین نفوس، ارشاد، مطالعہ فطرت، وسیع کائنات میں غور وفکر وغیرہ

قرآن مجید فصیح عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔

وَ اِنَّـهٗ لَتَـنْـزِيْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ نَـزَلَ بِـهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ○ عَـلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ○ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ (شعراء: ۱۹۲، ۱۹۵)

بتحقیق یہ قرآن عالمین کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ جبرئیل کے توسط سے اسے تمہارے قلب پر نازل کیا گیا تاکہ تم اس کے مواعظ اور حکمتوں کو لوگوں کے لئے بیان کرو۔ یہ قرآن فصیح عربی زبان میں ہے۔

لیکن جیسا کہ عربی زبان کا طریقہ ہے قرآن بھی حقیقت و مجاز، تصریح اور کنایہ ایجاز و تشبیہ و تمثیل اور امثال سے پُر ہے۔ معارف قرآن کے طالب مجبور ہیں کہ وہ بلاغت و فصاحت کے علوم کو اچھی طرح سیکھیں کیونکہ الٰہی کلام کے اعجاز سے آگاہی متعلقہ امور سے مکمل واقفیت کے بغیر ہرگز ممکن نہیں ہے؟ معرفت قرآن کے مقدمات سے آگاہی جس قدر زیادہ ہوگی۔ کلام الٰہی کی روح اور گہرائی سے آگاہی بھی اسی قدر زیادہ ہوگی۔

قرآن کریم میں آیات متشابہ موجود ہیں۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَ اُخَرُ مُتَشَـابِهَـاتٌ فَـاَمَّـا الَّذِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَاوِيْلِهِ وَ مَا يَعْلَمُ تَاوِيْلَهُ اِلَّااللّٰهُ وَ الرَّاسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّابِهِ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِرَبِّنَا وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوالْاَلْبَابِ۔

وہی خدا ہے کہ جس نے تم پر کتاب نازل کی اس کتاب میں بعض آیات محکم ہیں جو کہ کتاب خدا کی دیگر آیات کے لئے اصل اور مرجع کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بعض متشابہ ہیں۔ پس جن کے دل باطل کی طرف مائل ہیں وہ متشابہ کے پیچھے جاتے ہیں تا کہ اس میں تاویل کر کے شُبہ اور فتنہ و فساد پیدا کریں۔ حالانکہ ان کی تاویل سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سب محکم اور متشابہ پر جو ہمارے رب کی طرف سے نازل شدہ ہے ایمان لائے ہیں اور سوائے صاحبان عقل کے کوئی بھی اس حقیقت کو نہیں جانتا۔

قرآنی معارف کے طالِب حضرات کو چاہیے کہ وہ مشکلات کے وقت پیغمبر خدا اور آلِ رسولؐ کی طرف رجوع کریں۔ قرآن کی لغات اور معانی سے متعلق اُن سے سوال کریں۔

حضرت عمر نے ایک دفعہ منبر پر کھڑے ہو کر آیت " وَفَاكِهَةً وَاَبًّا " کی تلاوت کی اور کہا فاکِھَة کو جانتا ہوں لیکن نہیں جانتا کہ اَبًّا سے کیا مراد ہے؟۔

بزرگ صحابی اور حبر الامۃ ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں فاطرالسموات کا مطلب نہیں جانتا تھا۔ ایک دفعہ دو عرب جھگڑتے ہوئے میرے پاس آئے۔ وہ ایک کنویں سے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ اُن میں سے ایک نے کہا۔ "انا افطرتها" یعنی اِبْتَدَيْتُهَا یعنی سب سے پہلے میں نے کنواں کھودا ہے اس وقت میں اس کے معانی سے آگاہ ہوا۔

یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دوسرے افراد مخصوصاً غیر عرب لوگوں کو تفسیر کی اور معانی و مطالب سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے علوم شناخت قرآن کے لئے ضروری ہیں۔ جب مقدماتی علوم سے انسان اچھی طرح آگاہ اور باخبر ہو جائے تو وہ قرآن کے اندر پوشیدہ علوم کی بھی کماحقہ معرفت حاصل کرسکتا ہے۔

علوم قرآن پر پہلی کتاب

علومِ قرآن پر صدر اسلام سے ہی مستقل طور پر کتابیں تدوین ہوئی ہیں۔ فہرست نویس علماء انہیں ضبط تحریر میں لائے ہیں۔ ابن ندیم نے '' الفہرست'' میں تفصیل کے ساتھ مؤلفین کے اسماء کا ذکر کیا ہے۔ ہم یہاں پر '' الفہرست'' سے صرف عناوین کو نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں:

۱۔ تسمية الكتب المصنفةفى تفسير القرآن۔ ۲۔ فى الغات القرآن

۳۔ الکتب المولّفه فی معانی القرآن ومشکله و مجازه.

۴۔ فی القِرات.

۵۔ الکتب المؤلّفه فی غریب القرآن.

۶۔ فی لاٗمات القرآن.

۷۔ فی النُقط و الشّکل للقرآن.

۸۔ وقف التمام.

۹۔ فی الوقف والابتداء فی القرآن.

۱۰۔ فی مُتشابه القرآن.

۱۱۔ فی اختلاف المصاحف.

۱۲۔ اجزاء القرآن.

۱۳۔ فیما اتفقت الفاظه و معانیه فی القرآن.

۱۴۔ من فضائل القرآن.

۱۵۔ الکتب المؤلفة فی هِجاء المصحف.

۱۶۔ مقطوع القرآن و موصوله.

۱۷۔ الکتب المؤلّفة فی عَدَدِ آیِ القرآن

۱۸۔ ناسخ القرآن و منسوخه.

۱۹۔ الکتب المولفَةِ فی الْهاآتِ ورُجوعِها

۲۰۔ نزول القرآن.

۲۱۔ احکام القرآن.

۲۲۔ معانی شتّٰی من القرآن.

لیکن ہمارے پیش نظر اس طرح کی کُتب نہیں ہیں بلکہ ہماری مراد وہ کتاب ہے جو'' الاتقان و البرھان'' کی طرح تمام علوم قرآن کو اپنے اندر لئے ہوئے ہو۔ ہم یہاں پر علوم قرآن سے متعلق سب سے پہلی جامع کتاب کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

حاجی خلیفہ(۳) نے ابوالقاسم محمد بن حبیب نشاپوری (متوفی ۲۴۵) کی کتاب " التّنبیه عَلیَ فضلِ علوم القرآن'' کا ذکر کیا ہے۔

چونکہ اس کا کوئی نسخہ ہماری دسترس میں نہیں ہے لہذا معلوم نہیں ہے کہ ان کی عبارت میں'' علوم القرآن'' سے مراد وہی ہے جو ہمارے مدنظر ہے یا کہ کوئی اور مسئلہ اُن کے پیش نظر تھا۔

مذکورہ بالا کتاب سے صرف نظر کرتے ہوئے اگر ہم عبدالعظیم زُرقانی کے قول کی طرف توجہ کریں تو یہ بات واقعاً قابل غور ہے۔ وہ کہتے ہیں:

> میں نے مصر کے دارالکتب میں البُرھان فی علوم القرآن کے نام سے ایک کتاب دیکھی اس کے مصنف علی بن ابراہیم بن سعید المشهور رصوفی (متوفی ۳۲۰) ہیں۔ کتاب اصل میں تیس اجزاء پر مشتمل تھی لیکن وہاں پندرہ اجزاء سے زیادہ موجود نہ تھے۔ وہ بھی غیر مرتب تھے۔ ایضاح المکنون(۴) میں'' الشامل فی علوم القرآن'' نامی کتاب کا تذکرہ ملتا ہے جو ابوبکر محمد بن یحییٰ صولی (متوفی ۳۳۰) نے لکھی ہے۔ مذکورہ کتاب چونکہ دسترس میں نہیں ہے لہذا مطمئن نہیں ہوا جا سکتا کہ علم القرآن سے مراد وہ مصطلح علم ہے یا نہیں جو کہ ہمارے پیش نظر ہے

سیوطی نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں " وَمِن المصنّفاَت فی مثل هذا النَمطَ'' کے ذیل میں

چند کتب اور ان کے مؤلفین کے نام نقل کیے ہیں جن میں آخری کتاب البرھان فی مشکلات القرآن ہے جس کے مصنف کا نام ابو المعالی عزیزی بن عبدالملك المعروف شَیذَلہ (متوفی ۴۹۴ھ) ہے۔

ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی بغدادی (متوفی ۵۹۴) نے ایک کتاب "فُنُونُ الافنان فِی عُلُومِ القُرآن" اور ایک دوسری کتاب "المُجتبیٰ فی علوم تتعلق باالقرآن" کے نام سے لکھی ہے۔

سیوطی اور حاجی خلیفہ نے صرف فنون الافنان کو ابن جوزی سے نقل کیا ہے لیکن زرقانی نے دونوں کتابوں کو دارالکتب مصریہ کے مخطوطات کا جُز قرار دیا ہے اور انہیں ابن جوزی کی تالیفات قرار دیا ہے۔

ساتویں صدی میں علم الدین سخاوی (متوفی ۶۴۱) نے ''جمال القرّاء'' تالیف کی ہے کتاب کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب علوم قرأت سے متعلق تھی اور قرّاءِ قرآن کے لئے لکھی گئی تھی۔

سیوطی نے سخاوی کے تذکرہ کے بعد ایک کتاب بنام "المُرشِدُ الوَجیز فِي مَایَتعلّقُ بالقرآن العَزیز" کا ذکر کیا ہے جو ابو شامہ (متوفی ۶۶۵) کی تالیف شدہ ہے وہ کہتے ہیں جو کچھ علوم القرآن سے متعلق لکھا گیا ہے اس ذخیرے میں سے بہت کم حصہ کا یہاں تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ علوم القران کے حوالے سے علم الدین سخاوی کی کتاب ''جمال القراء'' ان کے مآخذ اور مصادر میں شامل تھی۔

آٹھویں صدی میں بدر الدّین زرکشی (متوفی ۷۹۴) نے معروف کتاب ''البُرھان فی علوم القرآن'' تالیف کی اسکی متعدد اشاعتیں موجود ہیں۔

یہ کتاب جلال الدین سیوطی کی الاتقان کے مصادر میں سے ہے۔ کیونکہ دونوں کتابوں البرھان اور الاتقان کے مطالب اور متون کے تقابل اور جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ سیوطی نے زرکشی کا نام لئے بغیر بہت سارے مطالب کو اُس سے اقتباس کیا ہے۔ وہ درحقیقت زرکشی سے بہت متاثر نظر آتے ہیں۔ نیز اسی صدی میں محمد بن سلیمان کافیجی (متوفی ۸۷۹) نے ایک کتاب ''علوم القرآن'' کے حوالے سے لکھی جو بقول سیوطی کے بے مثال کتاب تھی۔

نویں صدی میں، قاضی القضاۃ جلال الدین بُلقینی (متوفی ۸۲۴) نے ایک کتاب ''مواقع العلوم من مواقع النجوم'' تحریر کی ہے جس کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی کہتے ہیں:

فرایتہ تالِیفاً لِطَیفاً و مجموعاً ظَریفاً ذَا تَرتیبٍ وَ تقرِیرٍ و تنویعٍ وَتحبیرٍ۔

سیوطی نے محمد بن سلیمان کافیجی کو جلال الدین بلقینی پر مقدم رکھا ہے اس کی وجہ شاید یہی ہوگی کہ وہ چودہ سال کافیجی کی شاگردی میں رہے اور وہ اس طرح استاد کے احترام کا حق ادا کرنا چاہتے تھے۔

دسویں صدی میں یا نویں صدی کے آخر میں جلال الدین سیّوطی (متوفی ۹۱۱) نے ''الاتقان'' لکھی۔

اب ہم قارئین محترم کے سامنے علوم قرآن سے متعلق ان کتب کی فہرست رکھیں گے جو اب بھی معتبر کتب خانوں میں موجود ہیں:

۱. **الاتقان فی علوم القرآن.**
جلال الدین سیوطی (۸۴۹۔۹۱۱) مطبع المشهد الحسینی (۱۳۸۷ء) ۴ مجلد، قاهره

۲. **الاحسان فی علوم القرآن.**
جمال الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن سعید عقیلہ مکی حنفی (۹۳۰ھ) بحوالہ ایضاح المکنون، ج ۱۳/ص ۳۲

۳. **البیان فی علوم القرآن.**
ابو عامر فضل بن اسماعیل جُرجانی بحوالہ کشف الظنون ج ۱/ص ۲۶۳

۴. **بدایع البرهان فی علوم القرآن.**
محمد آفندی ارنیری (۱۶۰ھ) بحوالہ ایضاح المکنون ج ۱/ص ۱۷۰

۵. **البرهان فی علوم القرآن.**
محمد بن عبداللہ ابن بہادر زرکشی (۷۴۵۔۷۹۴) تحقیق محمد ابوالفضل ابراہیم قاہرہ عیسٰی البابی الحلبی ۴ جلد ۱۹۵۷

۶. **بحوث حول علوم القرآن.**
شیخ محمد جواد محتصر سعیدی نجفی۔ نجف مطبعة الآداب جلد ایک ۳۴۷ صفحات

۷. **البیان فی تفسیر القرآن.**
آیت اللہ سید ابو القاسم الخوئی

۸. **التاج المرصّع بجواهر القرآن والعلوم.**
طنطاوی جوهری۔ قاهره المکتبہ التجاریہ (۱۹۳۳م)

۹. **البیان فی علوم القرآن.**
محمد علی صابونی (پروفیسر شریعت کالج مکہ، عصر حاضر کے علماء میں سے ہیں) بیروت دار العلم ۱۳۹۰ھ (۲۰۲ص)

۱۰. **التبیان لبعض المباحث المتعلقه بالقرآن علی طریق الاتقان.**
شیخ محمد طاہر بن صالح بن احمد جزایری دمشقی، دمشق ص ۲۸۸

۱۱. **التمهید فی علوم القرآن.**
محمد ھادی معرفت محقق معاصر قم ۳ جلد مطبعۃ المهر قم ۱۳۹۶ھ

۱۲. **التنبیه علی فضل علوم القرآن.**
ابوالقاسم محمد بن حبیب نیشاپوری (۲۴۵) بحوالہ کشف الظنون، ج ۱/ص ۴۸۹

۱۳. **جلاء الاذهان فی علوم القرآن.**

معین الدین محمد الکھف، ۱۲۹۲ ہجری، ۱۵۰ص

۱۴ . **الشامل فی علوم القرآن.**

ابوبکر محمد بن یحییٰ صولی وفات ۳۳۵ھ ، بحوالہ ایضاح المکنون ، ج ۲/ص ۳۹

۱۵ . **علوم القرآن.**

محمد جواد جلال ، مطبوعہ بصرہ

۱۶ . **علوم القرآن.**

احمد عادل کمال، تاریخ ۱۹۵۱

۱۷ . **عنوان البیان فی علوم البیان.**

محمد حسنین مخلوق العدوی ، قاہرہ مطبعۃ المعاہد ۱۳۴۴

۱۸ . **الفرقدان النیران فی بعض ا لمباحث المتعلقة بالقرآن.**

محمد سعید بابی دمشقی، دمشق ۱۳۲۹

۱۹ . **فنون الافنان فی علوم القرآن.**

ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی بغدادی ، وفات ۵۹۷ھ ، بحوالہ کشف الظنون ، ج ۲ص ۱۲۹۲

۲۰ . **قانون تفسیر.**

حاجی سید علی کمال دزفولی انتشارات کتب خانہ صدر ناصر خسرو ۔ تہران ا جلد

۲۱ . **القرآن علومه و تاریخه.**

حاجی شیخ محمد رضا حکیمی حائری ابن عباس مطابع دار القبس

۲۲ . **القرآن علومه فی مصر.**

صفحہ ۲۰ تا ۳۵۸، دکتر عبداللہ خورشیدی بری دار المعارف مصر

۲۳ . **السلآلی الحسان فی علوم القرآن.**

موسیٰ شاہین، قاہرہ مطبعۃ دار التالیف ۱۹۶۸، عیسوی، ۴۷۱ صفحات

۲۴ . **لَمَحاتٌ فی علوم القرآن. واتّجاهات التفسیر**

محمد الصّباغ، المکتب الاسلامی

۲۵ . **مباحث فی علوم القرآن.**

ڈاکٹر صبحی صالح بیروت یونیورسٹی (دمشق ۱۹۵۸)

۲۶ . **المختار من کتاب الاتقان.**

جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر، قاہرہ دار الفکر العربی ۱۹۶۰م

۲۷. **المدهش فی علوم القرآن.**

ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد ابن علی جوزی بغدادی، فقیہ حنبلی وفات ۵۹۷ھ، بغداد مطبعۃ الآداب تصحیح محمد بن طاہر سماری (۱۳۴۸ھ)

۲۸. **مذکرّہ علوم القرآن.**

احمد احمد علی، مصر (۱۳۷۰ھ)

۲۹. **معارج العرفان فی علوم القرآن.**

سید احمد حسین امروھی وفات ۱۳۲۸ھ، مراد آباد ۱۹۱۸ء

۳۰. **المعجزۃ الکبریٰ القرآن.**

نزولہ، کتابتہ، جمعہ، اعجازہ، جدلہ، علومہ، تفسیرہ

محمد ابوزہرہ دارالفکر العربی

۳۱. **مفتاح علوم القرآن.**

حاجی شیخ غلام رضا فقیہ خراسانی یزدی، یزد..۱۳۶۵ھ

۳۲. **مقدمتان فی علوم القرآن.**

یہ کتاب خود دو کتب پر مشتمل ہے۔ کتاب المبانی کے مولف کا نام معلوم نہ ہو سکا البتہ دوسری کتاب کے مولف کا نام ابن عطیہ ہے اور اس کی تصحیح معروف مستشرق آرتھر جیفری نے کی ہے۔ قاہرہ مطبعۃ السنہ المحمدیہ ۱۹۰۴ء

۳۳. **مناهل العرفان فی علوم القرآن.**

محمد عبدالعظیم زرقانی مصری، قاہرہ داراحیاء الکتب العربیہ ۱۹۶۶ء، ۲ جلد

۳۴. **منهج الفرقان فی علوم القرآن.**

شیخ محمد علی سلامہ بحوالہ مباحث فی علوم القرآن و مناهل العرفان

۳۵. **الموسوی القرآنیه.**

ابراہیم ابیاری و عبدالصبور مزروق قاہرہ....مؤسسہ سجل العرب ۶ جلد

۳۶. **موجز علوم القرآن.**

دکتر داؤد عطار موسسہ اعلمی......بیروت

نوٹ

۱۔ متقدمین کی چند کتب مثلاً قطب شیرازی کی کتب، زرکشی کی البرہان اور سیوطی کی الاتقان کا مختصراً ذکر آچکا ہے لہذا یہاں تکرار نہیں کیا گیا ہے۔

۲۔ بہت سی تفاسیر یا تجوید کی کتب کے لئے علوم قرآن کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے، لیکن ہم نے اس فہرست میں ان کا نام شامل نہیں کیا۔ مثال کے طور پر: الامام الحافظ ابو القاسم محمد بن احمد بن جزی الکلبی الغُرناطی کی کتاب التسہیل لعلوم التنزیل چار جلدوں میں تفسیر قرآن ہے چونکہ مصنّف نے مقدمہ میں علوم قرآن کے بعض مطالب بیان کئے ہیں لہذا اس کتاب کے لئے ''فی علوم القرآن'' کا عنوان استعمال کیا ہے۔

اسی طرح مخزن الاسرار فی علوم القرآن بانوی ایرانی کی تالیف ہے یہ ۱۶ جلدوں میں تفسیر ہے۔ جس کا ہم نے تذکرہ نہیں کیا۔

اسی طرح سرّ البیان فی علم القرآن، حسن بیگلری کی تحریر کردہ کتاب ہے جو علم تجوید سے متعلق ہے اس کا تذکرہ کتب تجوید کی فہرست میں ہونا چاہیے۔

علومِ قرآن کی اصطلاح
اور اس کی تقسیم بندی

صدر اسلام ہی سے اہل علم و دانش صحابہ، تابعین اور تبع تابعین علوم قرآن میں سے کسی ایک یا چند علوم میں مہارت رکھتے تھے اور انہوں نے خاص موضوعات پر تحریریں اور کتب یادگار چھوڑی ہیں۔ مثلاً ابو عبید قاسم بن سلام (متوفی ۲۲۴ھ) نے بقول ابن ندیم کے درج ذیل کتب تحریر کی ہیں۔ غریب القرآن، معانی القرآن، القرائات، کتاب عدد آی القران، کتاب ناسخ ومنسوخ اور فضائل القرآن یہ تمام موضوعات اصطلاحاً علوام القرآن کہلاتے ہیں۔

ابن ندیم نے ابن کامل کے حالاتِ زندگی بیان کرتے ہوئے انہیں ''احد المشھورین فی علوم القرآن'' قرار دیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ چوتھی صدی اور ابن ندیم کے زمانہ سے ہی علوم قرآنی کی اصطلاح رائج رہی ہے۔ البرھان فی علوم القرآن اور الاتقان میں بنیادی طور پر انہی علوم پر بحث کی گئی ہے۔

متقدمین نے اپنے ذوق اور سلیقہ کے مطابق علوم قرآن کی تقسیم بندی کی ہے۔ مثلاً جلال الدین سیوطی نے نزول قرآن کو رات دن، سردی و گرمی، سفر حضر وغیرہ میں تقسیم کر کے علوم قرآن کی ۸۰ اقسام بیان کی ہیں۔ علامہ قطب الدین شیرازی (متوفی ۶۴۸) نے علوم قرآن کو بارہ موضوعات میں تقسیم کیا ہے۔ متقدمین کے نظریات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے ہم قطب الدین شیرازی کی آراء ونظریات کا یہاں پر تذکرہ کریں گے۔

علوم القرآن کی تقسیم

قطب الدین شیرازی کہتے ہیں:

علم فروع دو قسموں کا ہے۔ ایک مقصود اور دوسرا تبع مقصود، مقصود کے چار رکن ہیں، پہلا رکن علم کتاب ہے اور اس کی بارہ اقسام ہیں:

ا۔علم قرائت: اس کی دو اقسام ہیں ایک قرائات سبع، جو کہ نبی کریم سے تواتر سے مروی روایات سے اخذ ہوتی ہیں اور ان کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے اور دوسری شواذ اور یہ آحاد کی روایات کی ساتھ مروی ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

۲۔علم وقوف :یعنی آیات کہاں پر ختم ہوتی ہیں اور دوران آیت کہاں پر وقف کیا جاسکتا ہے اور یہ منقولی علم ہے۔

بعض اوقات کلمات قرآن قیاس کے حکم کی بنا پر ایک آیت شمار ہوتے ہیں لیکن بحکم روایت ایک سے زیادہ آیات ہوتی ہیں مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قیاس کے حساب سے ایک کلام ہے کیونکہ یہ سب صفات ایک ہی موصوف کی ہیں پس بنابر این اسے ایک آیت ہونا چاہیے لیکن بحکم روایت یہ تین آیات ہیں لیکن بعض مواقع پر اس کے برعکس بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے سورہ بقرہ کی آخری آیت ہے قارئین کو معلوم ہونا چاہیے کہ وقف کے سبب معانی بھی مختلف ہو جاتے ہیں جیسا کہ اس آیت میں ہے وَ مَا يَعْلَمُ تَاوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ اگر یہاں پر وقف کریں تو مراد یہ ہوگی کہ متشابہات کی تاویل خدا جانتا ہے اور وہ لوگ جو علم میں راسخ ہیں اور اگر اللہ پر وقف کریں تو معنی ہوگا کہ صرف خدا ہی تاویل متشابہات جانتا ہے۔

۳۔علم لغات قرآن کا جاننا بھی ایک مفسر کے لئے انتہائی ضروری ہوتا ہے۔

۴۔علم اعراب اس علم کے جانے بغیر تفسیر قرآن کا شروع کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ قرآن کے معانی لغت اور اعراب کی وساطت سے جانے جاتے ہیں۔

۵۔علم اسباب نزول قرآن ۲۳ سال کی مدت میں مختلف مناسبتوں سے اور مختلف مقامات پر نازل کیا گیا ہے جن کا علم رکھنا ضروری ہے۔

۶۔علم ناسخ ومنسوخ، مکلّف پر لازم ہے کہ وہ ناسخ پر عمل کرے نہ کہ منسوخ پر۔

۷۔علم تاویل بعض مقامات پر لفظ ظاھراً نفی پر دلالت کرتا ہے مگر مراد اثبات ہوتی ہے جیسے

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ (سورۃ القیامت:۱)

میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں۔

اور اسی طرح

مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ (سورۃ الاعراف:۱۳)

آپ کو کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا۔

اور ایسی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔

کبھی ایک لفظ ''علم'' ہوتا ہے اور مراد ایک شخص ''خاص'' ہوتا ہے

قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ ۔(سورۃ آل عمران:۱۷۳)

ناس اول سے مراد نعیم بن مسعود ہے اور کبھی اس کے برعکس بھی ہوتا ہے جیسے

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (سورہ محمد:۱۹)

یہاں پر مامور اگرچہ معین فرد ہے لیکن مراد جملہ مکلّفین ہیں

۸۔علم قصص۔اس میں بہت سی حکمتیں ہیں:

اوّلاً: علم قصص سے نیکوں اور بُروں کی عاقبت معلوم ہوتی ہے اور اس طرح لوگوں کو اطاعت کی طرف رغبت اور گناہ سے اجتناب کی ترغیب ملتی ہے۔

ثانیاً: چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُمّی تھے اور آپ نے کسی کی شاگردی اختیار نہ کی تھی لہذا آپ جب گذشتہ اقوام و افراد کے بارے میں حکایات اور قصص بیان فرماتے تھے اور اس میں کوئی غلط بات نہیں ہوتی تھی تو ثابت ہو جاتا تھا کہ وہ یہ حکایات وحی کے ذریعے بیان فرما رہے ہیں۔

ثالثاً قصص قرآنی کا ایک فلسفہ یہ بھی ہے کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ جس طرح دیگر انبیاء کرام کو مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اسی طرح آپؐ کو بھی کرنا پڑے گا۔

۹۔علم استنباط معانی قرآن: جیسے علم اصول اور علم الفقہ کے قواعد اور مسائل کو اس علم کے ماہرین نے قرآن سے استنباط کیا ہے۔

۱۰۔علم ارشاد نصیحت مواعظ اور امثال۔ یہ علوم قرآن کے وہ ظواہر ہیں جن تک بشری عقول کی رسائی ہے ورنہ علوم قرآن بحر بیکراں اور لامحدود ہیں۔

۱۱۔علم معانی سے مراد تراکیب کلام کے خواص سے آگاہی ہے اس علم کے سبب سے کلام کی تطبیق کے مرحلے پر خطا سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۲۔علم بیان اس سے مراد وہ علم ہے جس میں متکلم ایک ہی مفہوم کو مختلف طریقوں سے آپ نے سامع تک پہنچاتا ہے جس میں بعض مفاہیم بڑے واضح وروشن اور بعض پوشیدہ ہوتے ہیں۔

بدر الدین زرکشی کی نظر میں علوم قرآن کی اقسام

زرکشی کہتے ہیں کہ متقدمین نے علوم القرآن پر کوئی کتاب نہیں لکھی تھی لہذا میں نے خداوند تعالیٰ کی مدد

اور استعانت سے ایک ایسی کتاب تحریر کی ہے جو تمام نکات اور فنونِ قرآن پر مشتمل ہے ۔ یہ کتاب دلوں کو خوشی دیتی ہے اور عقلوں کو حیرت زدہ کرتی ہے مفسروں کے تفسیری کام میں مددگار ہے۔ اور انہیں کتاب آسمانی کے اسرار وحقائق سے آگاہ کرتی ہے۔

علوم قرآن کی اقسام کی فہرست درج ذیل ہے:

۱_معرفت المناسبات بین الآیات
۲_معرفه سبب النزول.
۳_معرفة الفواصل
۴_معرفة الوجوه والنظائر
۵_علم المتشابه
۶_علم المبهمات.
۷_فی اسرار الفواتح
۸_فی خواتم السور.
۹_فی معرفت المکی والمدنی
۱۰_معرفة اول مانزل
۱۱_معرفة علی کم لغةٍ نَزَل
۱۲_فی کیفیت الانزال
۱۳_فی بیان جمعه ومن حفظ من الصحابه
۱۴_معرفة تقسیمه
۱۵_معرفة ما وقع فیه من غیر لغة الحجاز
۱۶_معرفة اسمائِه
۱۷_معرفة ما فیه من الغة العرب
۱۸_معرفة غریب القرآن
۱۹_معرفة اختلاف الالفاظ بزیاده او نقص
۲۰_معرفة التعریف
۲۱_معرفةِ الاحکام.
۲۲_معرفة توجیه
۲۳_معرفة کون اللّفظ اوالترکیب احسن وافصح
۲۴_معرفه الوقف و والابتداء ۲۵_علم مرسوط الخط
۲۶_معرفة فضائله
۲۷_معرفة خواصّه
۲۸_فی آداب تلاوته
۲۹_هل فی القرآن شی افضل من شیء
۳۰_معرفتِ احکام.
۳۱_فی انه هل یجوز فی التصانیف والرسائل والخطب استعمال بعض آیات القرآن
۳۲_فی معرفة جدله
۳۳_معرفة ناسخه ومنسوخه
۳۴_معرفة الامثال الکائنة فیه
۳۵_معرفة توهمّ المختلف
۳۶_فی معرفة المحکم من المتشابه
۳۷_فی حکم الآیات المتشابهات الوارده فی الصفات.
۳۸_معرفة اِعجازه
۳۹_معرفة الوجوب تواتره
۴۰_فی بیان معاضدةِ السنّه الکتاب
۴۱_معرفة تفسیره
۴۲_معرفة وجوب المخاطبات
۴۳_بیان حقیقة ومجازه
۴۴_فی ذکر ما تیسر

۴۵۔فی اقسام معنی الکلام ۴۶۔أسالیب القرآن

۴۷۔فی معرفۃ الادوات

امام عبداللہ زرکشی (متوفی ۷۹۴) نے علوم قرآن سے مدون شدہ ان سینتالیس (47) فصول کے آغاز میں یعنی ہر فصل سے پہلے اس علم کی وضاحت کی ہے .اس علم میں لکھی جانے والی کُتب اور ان کے مصنفین کا بھی ذکر کیا ہے امام زرکشی نے علوم قرآن کو بہت عمدہ اور جامع انداز میں بیان کی ہے۔جس سے قاری لذت محسوس کرتا ہے .مصنف قاری کو ایسے مطالب سے آگاہ کرتا ہے جو کسی دوسری کتاب میں موجود نہیں ہیں۔

جلال الدین سیوطی کی نظر میں علوم قرآن کی تقسیم

جلال الدین سیوطی "الاتقان" (ج ا رص ۶، مطبوعہ مصر، طبع سوم) کے مقدمہ میں "البرھان" میں امام زرکشی کی تقسیم بندی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے "الاتقان" میں "البرھان" کی نسبت علوم قرآن کو زیادہ بہتر صورت میں مرتب اور تقسیم کیا ہے۔سیوطی اپنی تقسیم بندی میں ہر قسم کو"نوع" قرار دیتے ہوئے علوم قرآن کو یوں تقسیم کرتے ہیں۔

علوم قرآن کی اقسام کی فہرست

۱. معرفۃ المکّی والمدنی۔ ۲. معرفۃ الحضری والسفری۔

۳. النهاری واللّیلی۔ ۴. الصّیفی والشّتائی۔

۵. الفراشی والنّومی۔ ۶. الارض والسّماوی۔

۷. مانزل علی لسان بعض الصّحابہ۔ ۸. آخر مانزل

۹. اوّل مانزل۔ ۱۰. ما تکّرر نزولہ.

۱۱. ما انزل منه علی بعض لانبیاء ومالم اوّل مانزل ینزل منه علی احد قبل النبیؐ۔ ۱۲. اسباب النُّزول۔

۱۳. فی الآحاد۔

۱۴. ماتأ خّرحکمه عن نزوله وماتأ خّرنزوله عن حکمه۔ ۱۵. مانزل مشیّعا ومانزل مفردا۔

۱۶. معرفۃ مانزل مفرّقا وما نزل جمعا۔ ۱۷. فی کیفیۃ انزاله۔

۱۷. فی معرفۃ اسمائه واسماء سوره۔ ۱۹. فی جمعه وترتیبه۔

۲۰. فی عدد سوره وآیاته وکلماته وحروفه۔ ۲۱. فی حُفّاظِه ورُواتِه

۲۲. فی العالی والنّازل
۲۳. معرفه التّواتر۔
۲۴. فی المشہور۔
۲۵. فی الشاذ۔
۲۶. فی بیان الموصول لفظا والموصول معنا۔
۲۷. المدّرج۔
۲۸. فی معرفة الوقف والابتداء۔
۲۹. الموضوع۔
۳۰. فی الاماله والفتح وما بینہما۔
۳۱. فی المدّوالقصر۔
۳۲. فی الادغام والاظہاروالاخفاء والاقلاب۔
۳۳. فی تخفیف الہمزہ۔
۳۴. فی کیفیه تحمّله۔
۳۵. فی آداب تلاوته۔
۳۶. فی معرفة غریبه۔
۳۷. فیما وقع فیه بغیرلغة الحجاز۔
۳۸. فیما وقع فیه بغیر لغةالعرب۔
۳۹. فی معرفة الوجوه والنّظائر۔
۴۰. فی معرفة معانی الادوات الّتی یحتاج الیهاالمفسّر۔
۴۱. فی معرفة اعرابه۔
۴۲. فی قواعد مهمّة یحتاج المفسّرالی معرفتها۔
۴۳. فی المحکم والمتشابه۔
۴۴. فی مقدّمه ومؤخّره۔
۴۵. فی خاصّه وعامّه۔
۴۶. فی مجمله ومبینه۔
۴۷. فی ناسخه ومنسوخه۔
۴۸. فی مشکله وموهم الاختلاف والتناقض۔
۴۹. فی مطلقه ومقیّده۔
۵۰. فی منطوقه ومفهومه۔
۵۱. فی وجوه مخاطباته۔
۵۲. فی حقیقه ومجازه۔
۵۳. فی تشبیهه واستعاراته۔
۵۴. فی کنایاته وتعریضه۔
۵۵. فی الحصر والاختصاص۔
۵۶. فی الایجاز والإطناب۔
۵۷. فی الخبر والانشاء۔
۵۸. فی بدایع القرآن۔
۵۹. فی فواصل الآی۔
۶۰. فی فواتح السّور۔
۶۱. فی خواتم السّور۔
۶۲. فی مناسبة الآیات والسّور۔
۶۳. فی الآیات القتشابهات۔
۶۴. فی العلوم المستنبطه من القرآن۔
۶۵. فی اعجاز القرآن۔
۶۶. فی اسماء من نزل فیهم القرآن۔
۶۷. فی اَمثاله۔
۶۸. فی الاَسماء والکُنٰی والاَلقاب۔
۶۹. فی اَقسامه۔
۷۰. فی افضل القرآن وفاظله۔
۷۱. فی بدله۔
۷۲. فی فضائل القرآن۔
۷۳. فی مبهماته۔
۷۴. فی مفردات القرآن۔
۷۵. فی خواصّه۔

۷۶. فی رسم الخطّ وآداب کتابته۔ ۷۷. فی شروط المفسر وآدابه۔

۷۸. فی معرفه تأویله وتفسیره وبیان الحاجة الیه. ۷۹. فی طبقات التفسیر۔

۸۰. فی غرائب التفسیر۔ (الاتقان ۱/۴ مصر مطبع سوم وفات ۹۱۱.)

چونکہ متقدمین کی تقسیم میں مزید اصلاح اور اختصار سے کام لینے کی گنجائش تھی لہذا راقم نے اضافات کو حذف اور مشابہہ موضوعات کو مدغم کرنے کے بعد اہم موضوعات کا انتخاب کر کے ایک نئی فہرست تشکیل دی ہے جو نسبتاً جامع فہرست ہو گی۔

۱۔ تاریخ قرآن اس موضوع کے تحت درج ذیل ضمنی موضوعات آ جاتے ہیں۔کیفیت نزول، مکی اور مدنی آیات، جمع القرآن، کتابت قرآن، نقط واعراب وغیرہ۔

۲. قرأت ۳. تجوید

۴. غریب القرآن ۵. مجاز القرآن

۶. وجوہ القرآن ۷. اعراب القرآن

۸. ناسخ ومنسوخ ۹. محکم ومتشابہ

۱۰. اسباب النزول ۱۱. تفسیر القرآن

۱۲. تاویلِ القرآن

امید ہے یہ مختصر سی کوشش اہل تحقیق کے کسی کام آئے گی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اِنَّ اَهْلَ الْقُرآنِ فِی اَعلٰی دَرْجَة مِنَ الْآدَمِيِّينَ مَا خَلا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِيْنَ فَلاَ تَسْتَضْعَفُوا اَهْلَ الْقُرآنِ حَقُوقَهُمْ فَاِنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ لَمَكَانًا عَلِيًّا۔ (اصول کافی، فضل حامل القرآن، حدیث اول)

ترجمہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قرآن، انبیاء و مرسلین کے علاوہ انسانوں کے اعلیٰ ترین درجہ میں ہیں، پس اہل قرآن کے حقوق کو کم شمار نہ کرو کیونکہ خدائے عزیز و جبار کی جانب سے انہیں بڑا عالی اور بلند مقام حاصل ہے۔